رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

زنانہ اخبار

مِصْبَاح

مہینے میں دو بار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا

ایڈیٹر — چندہ

قاضی محمد ظہور الدین - اکمل — سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۹ — یکم مئی ۱۹۲۸ء — ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ — جلد ۲

KAFI LIBRARY QADIAN

اسوۂ حسنہ

محترمہ ہاجرہ بیگم مرحومہ بنت مفتی فضل الرحمن صاحب کا ایک مرثیہ جناب قادیانی صاحب نے بھی لکھا تھا۔ جو دفتر ہذا میں دیر سے موصول ہوا۔ اسکے آخری چار بند مطالعہ ہوں تا دوسری خواتین بھی ان نیک خصائل کی تقلید کریں

علم دیں پڑھنے پڑھانے سے رہا شوق سدا
حق نے بخشے تھے نرالے ہی انہیں صبر و حیا
پہننا کھانا فقط کام تھا مجبوری کا
عسر ہو یسر ہو ہر حال میں بس شکر کیا
خواہ کچھ کام کبھی گھر کا ادھورا کرنا
درس قرآں کو مگر ہر طرح پورا کرنا

جب ولایت کو گئے فتح محمد صاحب
پیچھے شوہر کے یہی گھر کی تھیں تنہا نائب
پئے تبلیغ کہ ہو شرک سے یورپ تائب
کاٹے کس صبر سے ایام وہ حاضر غائب
سخت سی سخت مصیبت میں رکھا استقلال
جز خدا کے نہ کسی پر کیا ظاہر کچھ حال

نہ نئی وضع کسی کی کبھی مرغوب ہوئی
نہ بناوٹ نہ سجاوٹ کبھی مطلوب ہوئی
جو گھڑی کٹ گئی جس طرح وہی خوب ہوئی
حسن دنیا سے فقط سادگی محبوب ہوئی
اللہ اللہ یہ سب کچھ تھا فقط فیضِ نبیؐ
پرتوے احمدِ موعودؑ رسولِ عربی

حضرت مہدی موعود پہ صلوٰۃ و سلام
جن کے ہے فیضِ رسالت سے بہار اسلام
جو ہوئے ظلِ شہ احمدؐ سردار انام
ہے محمد عربی شاہ رسل جن کا نام

جن کا محبوب ہے سرتاج ہمارا محمود
فضل میں اپنے تو رکھنا اسے اے رب ودود

صنعت و حرفت

(۱) نسخہ۔ سونے کے زیور کو صاف کرنا۔ نوشادر گیرو پیس کر ملا دیں اور زیور پر لگا کر آگ کے سامنے گرم کریں اور دھو کر پھر یہی لگا دیں نہایت عمدہ صاف ہونگے۔ دیگر۔ قلمی شورہ بریاں اور چونہ ملا کر پانی میں زیور پر لگا کر دھوپ میں خشک کر لیں*

(۲) نسخہ سونے کا پانی بنانا۔ سائنائڈ پوٹاسیم ۶ تولہ۔ نیٹرو کلورائیڈ آف گولڈ ۲ تولہ آب مقطر آدھ سیر سب کو ملا کر حل کر لو۔ اس پانی میں ہر چیز بھگونے سے سنہری بالکل سونے کی مانند ہو گی*

(۳) نسخہ چاندی کا پانی بنانا۔ نائٹریٹ آف سلور ۲ تولہ سیر بھر آب مقطر میں حل کر لو اور اوپر سے تھوڑا ہائیو سلفیٹ آف سلور حل کر کے بوتل میں رکھ چھوڑو۔ اس پانی میں جس چیز کو غوطہ دینگے چاندی کی معلوم ہو گی*

(۴) انڈوں کی حفاظت۔ آپ کیکر کا گوند گاڑھا کر کے پانی میں حل کر دیں اور انڈے کو اس گوند میں ڈبو کر سایہ میں خشک کر لیں غرض چار دفعہ انڈے کو گوند میں غوطہ دیکر خشک کر لیں۔ اس طرح سے انڈے پر گوند کی چار تہیں جم جائینگی اس طرح سے انڈے کے مسام بالکل بند ہو جائینگے اور گیس جو کہ انڈوں کے مساموں کی راہ داخل ہو کر خراب کرتی تھی۔ وہ اب داخل نہیں ہو سکے گی۔ انڈا کم از کم چھ ماہ تک خراب نہیں ہو سکیگا۔ (باقی آئندہ) والسلام

خاکسارہ اصغری بیگم اہلیہ شیخ عبدالمالک صاحب لاہور

برقعہ کا نمونہ درکار ہے۔

عرض حال یہ ہے کہ مصباح آیا اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا مکتوب پردے کے متعلق پڑھا اس میں حضور نے جس برقع کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اس برقع کی ہمیں تفصیل چاہئیے جسکو ترکی برقع فرمایا ہے۔ یعنی اسکی وضع قطع وغیرہ اخبار مصباح میں چھاپی جائے تو بڑی مہربانی ہو گی کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس برقع کو ہم اپنے گھر میں رائج کریں۔ حضرت صاحب کے خاندان سے کوئی بہن یا کوئی احمدی بہن برائے مہربانی اسکی وضع قطع اور تصویر اخبار مصباح میں چھپوا دے تو عین عنایت اور بڑی مہربانی ہو گی* والسلام خاکسار محمودہ بنت سید غلام حسین صاحب احمدی فیروزپور چھاونی۔

دس روپے کا عطیہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی برکت سے میرے عزیز بھائی علی محمد صاحب ایڈنبرگ یونیورسٹی کی ایم۔ اے کی امتحان میں کامیابی ہوئی اس خوشی میں اپنے پیارے اخبار مصباح کی اشاعت کے لئے دس روپیہ خدمت میں ارسال کرتی ہوں۔ خواہ اسکے چار پرچے کسی کو مفت روانہ کئے جاویں یا آٹھ پرچے نصف قیمت میں دئے جاویں۔ فقط

خاکسارہ فاطمہ باجی بنت عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن

التجاء دعا

تمام مصباح کی بہنوں سے درخواست ہے کہ میری بھاوجہ سرداراں بیگم زوجہ سردار احمد (جو عرصہ سے بیمار ہے) کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار اختر بیگم نوشہروی مورخہ ۲۸/۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان۔ مورخہ یکم مئی ۱۹۲۸ء

لڑکیوں میں حفظ قرآن کی تحریک

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

اے میری معزز بہنو! یہ میرا پہلا ہی مضمون ہے جو میں آپکی خدمت میں اخبار کے ذریعہ پیش کر رہی ہوں اور مجھے جوش قلبی نے قلم اُٹھانے پر مجبور کیا تا کہ میں آپکی خدمت میں ایک نیک تجویز پیش کروں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری احمدی بہنیں ہر شہر میں کثرت سے موجود ہیں اگر میری اس تجویز کو قبولیت کی نظر سے دیکھا گیا اور ہر شہر میں کم سے کم ایک بیوی ایسی پیدا ہو گئی جس نے میری اس تجویز پر کاربند ہو کر پختہ ارادہ کر لیا تو چند سالوں میں ہم نمایاں ترقی حاصل کر سکتی ہیں وہ تجویز یہ ہے کہ ہم اپنی لڑکیوں کو حفظ قرآن کریم پڑھائیں مرد اکثر حفظ پڑھا کرتے ہیں۔ لیکن مستورات کو قطعاً اس طرف توجہ ہی نہیں حالانکہ انکے واسطے زیادہ ضروری ہے اگر یہ خود حافظ ہونگی تو اپنے بچوں کو باتوں باتوں میں وہ تعلیم دے سکتی ہیں جو اُستاد سالوں تک نہیں دے سکتا بشرطیکہ بامعنی پڑھیں۔ (اکمل)

دوسرا رمضان شریف میں جس طرح ہمارے مرد تراویح میں قرآن کریم پڑھتے سُنتے ہیں اگر ہم میں کوئی بیوی حافظہ ہو تو ہم بھی اسی طرح تراویح عہ میں گھر بیٹھ کر وہی مُدعا باجماعت حاصل کر سکتی ہیں جب ہمارے مردوں و عورتوں میں یہ نیک کام باقاعدہ ہر رمضان شریف میں ہوتا رہے تو ہماری دُعائیں ضرور عرش معلّیٰ تک پہنچکر شرف قبولیت حاصل کریں گی اور ہمارا مستقبل انشاءاللہ وہ ترقی دکھائیگا جو ہمارے گمان سے بھی بالاتر ہوگا ہم جتنا بھی علم حاصل کریں انگریزی پڑھیں یا مولوی فاضل بنیں یقیناً ترقی کا زینہ یہی ہے کہ ہماری بچیاں حافظہ قاریہ بنیں تو بس وہی مبلغہ بھی ہو سکتی ہیں تمام خوبیاں اسی قرآن کریم میں ہی ہیں جسے بامعنی سوچ سمجھ کر پڑھنا چاہیئے۔ (اکمل)

اس رمضان شریف میں ہم نے جو لطف اُٹھایا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ ہر شہر میں یہ نمونہ قائم ہو۔ میں اپنی کہانی مختصر لفظوں میں عرض کرتی ہوں۔ کہ میرا پہلا بیٹا کلاں سردار شمشیر محمد خان تین سال کی لڑکی اور دو سال کا لڑکا چھوڑ کر عین شباب جوانی میں فوت ہو گیا تھا۔ (غفر اللہ لہٗ) مرحوم کو حفظ قرآن کا بہت ہی شوق تھا اور اسی شوق کو پورا کر رہا تھا کہ اجل نے ختم ہونے کی مُہلت نہ دی میرے دل میں اُسی روز سے یہ ارادہ بیج کی طرح بویا گیا کہ مرحوم کے

عہ تراویح کوئی الگ نماز نہیں۔ وہی تہجد کی نماز ہے جس کی ترغیب ماہ رمضان میں زیادہ دی جاتی ہے۔ (اکمل)

ایک بچے کو ضرور حفظ قرآن پڑھانا چاہیئے تاکہ مرحوم کے دل کی تمنا پوری ہو سو ہزار ہزار شکر ہے اس خداوند کریم کا جس نے ہماری کوشش کو بار آور کیا اور اسکی لڑکی کو قرآن کریم حفظ کرایا گیا اور اسی رمضان میں اس لڑکی نے تراویح (قیام رمضان) میں ختم کیا ہماری احمدی مستورات کے علاوہ غیر احمدی بیویاں بھی شامل ہوتی رہیں بعض جاری صف میں باجماعت پڑھتی رہیں۔ بعض صرف دیکھنے کے لئے آکر بیٹھا کرتیں۔ ہماری جماعت کی تعداد پہلے عشرہ بیس تیس اور بیس کے درمیان رہی دوسرے عشرہ میں پندرہ و بارہ کے درمیان رہی تیسرے عشرے میں پھر پندرہ و بیس کے درمیان رہی سبحان اللہ کیا ہی لطف تھا۔ عشاء ہوتے ہی ہماری بہنیں آ جمع ہوتیں اور نماز کے علاوہ پرائیویٹ باتیں بھی فائدہ سے خالی نہ تھیں گویا ہر رات ہمارا ایک جلسہ ہی ہوتا رہا لڑکی نے بھی خدا کے فضل سے اچھا پڑھا پھر بھی ہم نے ایک بیوی کو احتیاطاً اس کام پر پہلے ہی روز سے لگا دیا تھا کہ وہ قرآن کریم کو دیکھتی جائے اگر کوئی غلطی ہو تو فوراً بتادے۔ [1]

حفظ قرآن کریم کا جو درجہ حدیثوں میں بیان ہوا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں بلکہ حافظ کے والدین کو حشر گاہ میں تاج پہنایا جائیگا۔ کیوں نہ ہو نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے۔ سوئے بہنو! تاج پہننے کی کوشش کرو۔ ہماری زبان پر بھی قرآن کریم ہو اور دلوں پر بھی یہی نقش ہو۔ اے میری وہ بہنو! جو ہمیشہ اخباروں میں آپکے مضمون ہوا کرتے ہیں ذرا اپنے قلم کو میرے اس مضمون کی تائید میں حرکت دو۔ کیونکہ یہ بڑی نیک تحریک ہے۔ اگر ہمت کی جائے تو کیا عجب ہے کہ اس مشکل کام کو خدا تعالیٰ آسان کر دے۔ اور وہ دن ہم دیکھ لیں کہ جب رمضان شریف کا چاند ظاہر ہو تو اس کا خیر مقدم ہر شہر میں اسی طرح ہو کہ جس کا نمونہ میں پیش کر رہی ہوں یہ مبارک مہینہ تو ہر سال آتا ہی رہیگا۔ لیکن ہم میں سے کتنے وجود وہ نہ ہونگے جو اس رمضان میں تھے جہاں تک ہو سکے جلد کوشش کرنی چاہیئے جو اس کی بنیاد ڈالیگا وہی درجہ حاصل کریگا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری تمام احمدی بہنوں کو قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

راقمہ والدہ سردار امیر محمد خاں قیصرانی سکنہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں۔

ایڈیٹر۔ والدہ سردار امیر محمد خاں قیصرانی کو صدہا مبارک ہو۔ کہ ہمارے عزیز مرحوم دوست سردار شمشیر محمد خاں صاحب کی لڑکی نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔ الحمد للہ۔ اس خبر سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور ساتھ ہی مرحوم کی یاد تازہ ہو گئی۔ الکمل

پھول بڑیوں کی دوسری ترکیب

سیر بھر نشاستہ لیکر اسکو پانی میں گھولکر چولہے پر چڑھادیں پانی اتنا ڈالیں کہ گاڑھے چھاچھ کی طرح ہوجائے۔ پر چمچہ چلاتے جائیں تاکہ گٹھلی نہ بنے ... (بقیہ حاشیہ پر)

[1] فقہ میں آیا ہے کہ نماز سے باہر والا اور قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنے والا امام صلوٰۃ کو لقمہ نہ دے۔ (اکمل)

از راحم بشیر احمدی از قادیان دارالامان

حُسنِ خُلق

آسائشِ دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است
با دوستاں تلطّف با دشمناں مدارا

حُسنِ خُلق کی تعریف۔ جب انسان ہر ایک کے ساتھ مہربانی و تلطف اور محبت و اخلاق سے پیش آئے اور اس سے ہمیشہ ایسے افعال صادر ہوں جو سب کی نظروں میں قابل پسند ہوں تو اسے خوش خلق کہا جائیگا اور خلاف اسکے اگر کوئی انسان کسی کے ساتھ سختی اور درشتی سے پیش آئے یا اپنے سے کم رتبے کے لوگوں سے حقارت ظاہر کرے اور ذرا ذرا باتوں پر غصہ ہو تو ان عادتوں کو بد خلقی سے تعبیر کرینگے۔ اور اس شخص کو بد خُلق کہا جائیگا۔

قرآن مجید پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قادر مطلق نے ہم کو بُرے اخلاق سے روکا ہے اور حسن خلق کو اپنا شیوہ بنانے کی ہدایت فرمائی ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا یعنی جس نے اپنے نفس کو پاک کیا وہ کامیاب ہوا اور جس نے چھپایا وہ ناکام رہا (الشمس آیت ۹-۱۰) اخلاق کی عظمت کے بارہ میں بہت سی حدیثیں بھی موجود ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ اِنَّ اَثْقَلَ مَا یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ "سب سے بھاری چیز جو مومن کے میزان عمل میں قیامت کے دن رکھی جائیگی وہ حُسن خلق ہے" اور ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کا اعلیٰ اور بہترین نمونہ تھے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے دریافت کیا کہ حضرت رسول اللہؐ کا خُلق کیسا تھا۔ اسکے جواب میں جو کچھ حضرت صدیقہ رضؓ نے فرمایا وہ یہ تھا کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن یعنی آپکا خُلق قرآن تھا مطلب یہ کہ جو جو اعلیٰ اخلاق اور بہترین صفات قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں وہ سب کی سب آپؐ میں موجود تھیں اور کامل طور پر نمونۂ خُلق مجسم تھے اور جو جو عادتیں بُرے اخلاق میں شمار کی جاتی ہیں ان سے آپؐ بکلّی پاک تھے۔

حدیث میں ایک جگہ اور آیا ہے کہ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ایمان والوں میں کامل الایمان وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے بہتر ہوں۔

ان سب حدیثوں اور آیات قرآنی سے ثابت ہے کہ اخلاق کی عظمت خدا اور اسکے پیارے نبیؐ کے نزدیک کس قدر تھی ٭

بعض بہنوں کی عادت ہوتی ہے کہ مجلس میں اپنے سے کم رتبہ کی عورتوں سے بولنا عار سمجھتی ہیں اور غریبوں سے حقارت ظاہر کرتی ہیں یا اپنے زیوروں کو نمایاں کرنے کے لئے بار بار ہاتھ پاؤں کو حرکت دیتی ہیں چنانچہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ میں اپنی ایک عزیز کے ہمراہ ایک بہن سے ملنے گئی انکے ہاں اتفاق سے ایک مہمان بی بی آئی ہوئی

تھیں میں تقریباً ایک گھنٹہ انکے یہاں رہی اور اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں مگر اس اثنا میں وہ سوائے ایک دو بات بولنے کے بالکل خاموش رہیں۔ ان باتوں سے غرور و نخوت ظاہر ہوتا تھا جو ایک مہذب عورت کی شایانِ شان نہ تھا۔ میں ان کو دیکھ کر اپنے دل میں افسوس کرتی رہی کہ اسی طرح سے سینکڑوں عورتیں اپنی بے علمی کے باعث نخوت و رعونت کا شکار ہو کر خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرتی ہیں ؎

اپنے ہم چشموں کے علاوہ کم رتبہ کے لوگوں سے حسن خلق سے پیش آنا ہر انسان کا فرض ہے نیک سیرتی حسن خلقی و خوش طبعی عورت کے زیور ہیں۔ ایک خوش مزاج خلیق خاتون اگر کسی محفل میں موجود ہو تو تمام اہل محفل کے دل کو اپنی ملنساری اور خوش اخلاقی کے باعث موہ سکتی اور اپنا گرویدہ بنا سکتی ہے اور ہمیشہ کیلئے انکو اپنی تعریف میں رطب اللسان بنا سکتی ہے مگر برخلاف اسکے ایک بد مزاج ترش رو عورت اپنی بد خلقی کے باعث تمام مجلس کو درہم برہم اور اہل مجلس کو پریشان و منغص کر دیتی ہے اور لوگوں کو اسکی صحبت سے وحشت ہونے لگتی ہے اور اس کا ذکر نفرت آمیز الفاظ سے کرتے ہیں۔

؎ ممکن ہے وہ عادۃً خاموش رہتی ہوں یا یہ سمجھ کر کہ میں ان بی بیوں کی گفتگو میں دخل دینے کے لائق نہیں۔ (ایڈیٹر)

خدا تعالیٰ نے انسان کو اخلاقی و روحانی ترقی کے لئے تین قوتیں بخشی ہیں جنہیں نفس امّارہ۔ نفس لوّامہ اور نفس مطمئنّہ کہتے ہیں۔

نفس امّارہ وہ ہے جس سے انسان کھانے پینے سونے جاگنے اور دوسرے حوائج ضروریہ کو محسوس کرتا ہے۔ نفس لوّامہ وہ ہے جس سے انسان غضب و غصّہ محسوس کرتا ہے اور دلیری و بے باکی سے ہر ایک کام کو کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ نفس مطمئنّہ وہ ہے جس سے انسان ہر ایک چیز کی اصلیّت دریافت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اچھے کو بُرے سے اور بُرے کو اچھے سے تمیز کرتا ہے اور اپنے نفس میں ایک طرح کا اطمینان دیکھتا ہے۔

نفس امّارہ کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ (یوسف آیت ۵۵) یعنی یہ نفس تو انسان کو بُرائی کی طرف راغب کرتا ہے۔ اور پھر اس سے بچنے کے لئے دوسری جگہ یوں فرماتا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی (النازعات آیت ۴۰-۴۱) جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو بُری خواہش سے روکتا رہا اس کا ٹھکانہ جنّت ہے۔

بہر کیف اگر یہ تینوں قوتیں اعتدال کے ساتھ رکھی جائیں تو انسان میں خوش خلقی و احسان و کرم اور عزم و ثبات و لطف و ایثار و مہربانی وغیرہ صفات پیدا ہو سکتے ہیں اور انسان تب ہی حقیقی معنوں

میں با اخلاق یا خلیق کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے جبکہ وہ جادۂ اعتدال سے کبھی اور کسی وقت کسی حالت میں بھی باہر نہ ہو۔ اگر کوئی شخص اپنے برابر کے لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آتا ہے مگر اپنے سے کم درجہ کے لوگوں پر سختی کرتا ہے اور درشتی سے پیش آتا ہے یا بالفاظ دیگر غرور کرتا ہے تو با اخلاق نہیں کہلا سکتا۔

خواہی کہ خدائے بر تو بخشد ؎ با خلقِ خدائے کن نکوئی

اپنے ملازموں کے ساتھ بھی مہربانی و احسان وحلم سے پیش آنا چاہیئے۔ مزدوروں سے سختی نہ کرنا چاہیئے اور انکے ذرا سی سستی اور کام کی کمی پر چھچھورے اور غصہ ور لوگوں کی طرح مارنے پر نہ تیار ہو جانا چاہیئے یہ شرط انسانیت و شرط انصاف کے خلاف ہے۔

بندۂ حلقہ بگوش ار ننوازی برود
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

غریبوں محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں سے خصوصاً اور دوسرے لوگوں سے عموماً مہربانی و محبت سے پیش آنا اور تلطف کے ساتھ گفتگو کرنا چاہیئے ان سے ہرگز کسی قسم کی سختی روا نہ رکھنی چاہیئے۔

تا توانی دروں کس مخراش ؎ کاندریں راہ خارہا باشد

بعض عورتوں میں غصہ کا مادہ بہت ہوتا ہے اور اپنے خلاف مرضی کوئی بات سن نہیں سکتیں اور لڑنے پر آمادہ ہو جاتی ہیں گو کہ اس کی اصلی وجہ تعلیم کی کمی ہے مگر پھر بھی ہر ایک کو اس بری عادت سے بچنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ بعض اوقات انسان سمجھتا ہے کہ فلاں عادت مجھ میں نہیں ہے حالانکہ اس میں وہ عادت موجود ہوتی ہے مگر چونکہ اپنے عیب انسان کو معلوم نہیں ہوتے اس لئے اسے خبر نہیں ہوتی مگر جب کسی نہایت ہی نامناسب موقعہ پر اس عادت کا استعمال ہُوا ہو تو وہ خود محسوس کر سکتا ہے اس لئے اپنے ہر ایک قول و فعل کو جانچتے رہو تا کہ جو بد عادات ہوں انہیں ترک کر کے حقیقی معنوں میں خوش اخلاق کہلا سکو۔

ہم کو امارت و دولت اور منصب و بڑائی کا خیال اپنے دل سے نکال دینا چاہیئے اور سب کے ساتھ عمدہ سلوک و نیک برتاؤ کرنا چاہیئے تا کہ خدا کے حضور سے ثواب دارین حاصل کریں اور با اخلاق خوش خلق کہلا سکیں۔

گو اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض طبائع ازل ہی سے خوش مزاجی اور بشاشت طبعی لیکر آتی ہیں اور یہ مادہ قدرت نے انہیں بڑی فیاضی سے عطا کیا ہوتا ہے وہ ہر حالت میں خوش و خرم و شاد اور ہشاش بشاش نظر آتی ہیں اور ہر ایک امیر و غریب اعلیٰ و ادنیٰ کے ساتھ انکا یکساں سلوک ہوتا ہے مگر ایسی ہستیاں کم نظر آتی ہیں۔

زیادہ تر ایسی ہستیاں نظر آتی ہیں جو نہ بہت با اخلاق اور خوش مزاج ہوتی ہیں نہ بہت درشت وسخت مزاج اور بعض ایسی ہیں جو غصیلی چڑچڑی بد مزاج ہوتی ہیں اس قسم کے لوگوں کی تعداد بھی کافی

نظر آتی ہیں۔

مگر یہ بالکل درست ہے کہ انسان اگر شروع ہی سے اپنے اخلاق کو عمدہ سانچے میں ڈھالے اور خوش مزاجی اور زندہ دلی نرمی بُردباری انکساری اختیار کرے تو اپنے بُرے اخلاق کو ایک حد تک سنوار سکتا ہے۔ اور کج خلق سے کج خلق کرخت مزاج والا بھی اگر اپنے اخلاق کی اصلاح کرتا ہے تو اپنے ارادہ میں کسی حد تک کامیاب ہو سکتا ہے۔ ایک مصنف کا قول ہے کہ "دوسروں کو خوش مزاج بنانے کی کوشش کرنے سے پہلے خود ہمارا خوش اخلاق ہونا لازمی ہے"

اگر خانہ دار خاتون خوش اخلاق ہو تو سارے گھر میں خوشی و مسرت و طمانیت کا دور دورہ ہوتا ہے اور سچی و حقیقی انبساط و بشاشت کی حکومت تمام گھر پر ہوتی ہے۔ بیماروں کے لئے بہترین علاج خوش مزاج اور خوش خلقی اور خندہ جبینی ہے۔ با اخلاق تیمار دار شیریں اور ملطف آمیز گفتگو کے ذریعہ بیمار کی تمام کلفت و تکلیف کو دور کر سکتا ہے اور غم زدہ سے غم زدہ انسان کے رنج و غم و حسرت والم و فکر کو اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے چند گھنٹوں کے لئے بھلا سکتا ہے۔

خلیق آدمی اپنے اخلاق کا اثر ملازمین پر بھی ڈال سکتا ہے جو کام حکومت کے ذریعہ سے لوگ نہیں نکال سکتے وہ با اخلاق انسان اپنے اخلاق کی قوت سے اپنے ماتحت لوگوں سے لے سکتا ہے اور حسن خلق صرف زندگی میں ہی انسان کو مقبولِ خلائق نہیں بناتا بلکہ رشتۂ حیات کے ٹوٹنے کے بعد بھی اپنا لازوال اور غیر فانی اثر چھوڑتا ہے اور لوگ جب اس کا ذکر کرتے ہیں تو بغیر تعریف کئے نہیں رہتے۔ ؎

تا دلِ دوستاں بدست آری
بوستانِ پدر فروختہ بہ
بد اندیشش ہم نکوئی کن
دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ

خاکسار لطیفہ بیگم بنت محمد رفیق صاحب۔ از کلکتہ

جزاکم اللہ۔ باوجود اپنے تعلیمی مشاغل کے آپ نے خوب مضمون لکھا۔ (اکمل)

انڈوں کا میٹھا سالن

اگر انڈوں کا میٹھا سالن پکانا ہو اور زردی سالم رکھنی ہو تو حسب معمول دیگچی میں گھی ڈالکر چڑھا دیں اور پیازوں کے لچھے نہایت باریک کتریں بڑے بڑے دو پیاز ہوں ایک چھٹانک گھی کافی ہوگا چار انڈے ہوں تو اسی طرح وزن میں سب چیزیں بڑھائی جاسکتی ہیں انڈوں کو توڑ کر سفیدی ہی نکالیں اور زردی انڈے ہی میں رہے انڈے کا چھلکا تھوڑا اتار دیں تاکہ سفیدی ہی باہر نکل سکے اور زردی نہ نکلے جب پیاز سرخ ہو جائے تو مصالحہ ڈالیں مرچ اور دھنیا نمک اور ساتھ ہی سفیدی ڈالدیں پھر خوب بھونیں یہانتک کہ گداز ہو کر سفیدی سرخ ہو جائے پھر پانی ڈالدیں کہ جب پک کر پانی نصف رہ جائے تو شکر ڈالدیں اور ساتھ ہی زردہ گولیاں جو انڈے میں رکھی ہوئی ہیں دیگچی میں ڈالدیں پھر جب پانی خشک ہو جائے تو اتار لیں۔ پہلے چلا کر چکھ کر اتار دیں میٹھا چکھ کر حسب مرضی ڈالیں ہاں اگر میٹھا سالن پکانا ہو تو گھی میں پیاز سے پہلے الائچی خورد کے چند دانے ڈالکر پیاز کے لچھے ڈالیں اور اگر نمکین پکانا ہو تو الائچی خورد کی کوئی ضرورت نہیں فقط پیاز کے لچھے کافی ہونگے میٹھے اور نمکین سالن کی ترکیب ایک ہی ہے فقط میٹھے سالن میں الائچی خورد اور شکر پڑیگی اور نمکین کو گرم مصالح کا چھینٹا دیکر بھونا جائیگا۔ جو سالم انڈوں کا سالن پکایا جاتا ہے اسکی نسبت یہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ فقط۔ سیدہ شہر بانو

مُسلم خواتین اور ضرورت تعلیم

میری معزز بہنو! مُسلم خواتین کے اندر اس وقت تعلیم کی سخت ضرورت ہے۔ کبھی کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جبتک کہ اس قوم کی عورتیں تعلیم یافتہ نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے مرد و عورت دونو کو علم حاصل کرنیکی سخت تاکید فرمائی ہے۔ اور جہالت سے ڈرایا ہے۔ علم کو اس قدر ضروری قرار دیا ہے۔ کہ اس کے بارے میں رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا کی دعا سکھائی ہے۔ یعنی اے خدا تو میرے علم میں اور اضافہ فرما۔ اِس دعا کا مانگنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علم مسلمانوں کے لئے اس قدر ضروری قرار دیا ہے۔ کہ اس کا حاصل کرنا اُن کے فرائض میں داخل کر دیا ہے۔ پس ہر مسلمان کا خواہ وہ عورت ہو یا مرد یہ فرض ہے۔ کہ وہ علم حاصل کرے۔ نہ صرف حاصل کرے بلکہ تمام عمر اُس کے حصول کے لئے کوشاں رہے ؛

اے میری معزز بہنو! علم ہماری وراثت ہے۔ اگر ہم بے علم ہیں۔ تو ہم اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرنیوالی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان تب ہی اسم بامسمّٰی ہوتا ہے۔ جبکہ وہ علم سے فیض یافتہ ہو۔ جہالت اور اسلام ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ جس دل میں جہالت ہے اُس دل میں اسلام داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نور اور ظلمت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ رات اور دن ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا ہم کو چاہیئے کہ ہم تعلیم کے بارے میں بڑی جدوجہد کریں۔ تعلیم نسواں میں ہماری قومی ترقی کا راز ہے۔ کلام پاک میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ یعنی اے مسلمانوں یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام جیسا بابرکت مذہب عطا فرما کر تم کو تمام قوموں پر فوقیت دی ہے۔ اور اسلام کی اعلیٰ تعلیم کے ذریعے سے تم کو خدا نے سب قوموں سے بہتر قوم بنا دیا ہے۔ تم لوگوں کو اچھی باتیں سکھانیوالے اور بُرائیوں سے روکنے والے بنو ؛

پس اے میری معزز بہنو! ہم مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف علم سیکھنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ ہم پر فرض کیا گیا ہے۔ کہ ہم تمام دنیا کے معلّمین بنیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر اچھی بات میں دنیا سے آگے ہوں اور ہر قسم کے علم کے حامل ہوں یاد رکھو کہ ہمارا منصب یہ ہے کہ ہم دنیا کو درس دینے والے بنیں نہ کہ دنیا سے درس لینے والے۔ مگر افسوس کہ ہم نے اسلامی احکام کو پس پُشت ڈال دیا اور اپنے منصب کو بُھلا بیٹھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ ہماری سب ترقی رُک گئی اور ہم تنزّل کے گڑھے

میں گر گئے۔ ہر بات میں ہم دنیا سے پیچھے رہ گئے اور ہر بات میں دنیا ہم سے آگے نکل گئی۔ ایک وقت وہ تھا کہ تمام دنیا ہمارے آگے دوزانو ہو رہی تھی۔ اور ہر بات میں ہم سے سبق لیتی تھی۔ مگر آج ہماری یہ حالت ہے۔ کہ ہم دنیا پر بوجھ ہو رہے ہیں۔ ہماری ذلت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اب ہمسایہ قومیں ہماری ایک ذرہ بھر عزت کرنے کو طیار نہیں ہمارے تمام حقوق دبائے جا رہے ہیں۔ ہمارے جذبات کا کبھی کوئی لحاظ نہیں اور نہ ہمارے احساسات کی کوئی پرواہ۔ دیدہ و دانستہ ہمارے جذبات کو مجروح کرنا ہماری ہمسایہ اقوام نے اپنا دلپسند مشغلہ بنا رکھا ہے۔ ہمارے ساتھ نا انصافی پر نا انصافی برتی جاتی ہے۔ ہمارے ساتھ ظلم پر ظلم روا رکھا جاتا ہے۔ مگر کوئی نہیں جو ہماری دادرسی کرے۔ کوئی نہیں جو ہماری فریاد سنے۔ یہ سب کچھ کیوں؟ اس لئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکام بجا لانے چھوڑ دیئے۔ خدا نے ہم کو قرآن شریف میں حکم دیا تھا۔ کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات یعنی اے مسلمانو! تم تمام قسم کے اچھے کاموں میں دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں سبقت لیجانے والے بنو۔ جبتک مسلمانوں نے ان احکام کو سمجھا اور اُن پر عمل کیا اُس وقت تک وہ ترقی کے میدان میں سب قوموں سے آگے رہے اور کوئی قوم اُن کے پاؤں کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکی۔ مگر جب سے انہوں نے انپر عمل درآمد کرنا چھوڑ دیا۔ اسی وقت سے اُنکا تنزل شروع ہو گیا۔ اب اگر ہم دوبارہ ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کرنا شروع کر دیں اور قرآن شریف کو اپنا دستور العمل بنا لیں اگر ہم ایسا کریں تو آج ہمارے بگڑے ہوئے سب کام سیدھے ہو سکتے ہیں۔

ہم مستورات کا فرض ہے کہ ہم تعلیم میں کوتاہی نہ کریں۔ کیونکہ جب تک ہم جاہل ہیں۔ اُسوقت تک مسلمان قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ آپ جانتی ہیں۔ کہ قومی ترقی کا سارا دارومدار اولاد کی تعلیم و تربیت پر منحصر ہے۔ اور اولاد کی تعلیم و تربیت کا ۳/۴ حصہ ماں کے حصہ میں آتا ہے۔ اولاد ہمیشہ ماں کی نگرانی اور اُس کے اثرات کے ماتحت پرورش پاتی ہے۔ اب یہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ اگر ماں جاہل اور اَن پڑھ ہو گی اور دین اسلام اور قرآن و حدیث اور اسلامی تاریخ سے ناواقف ہو گی تو اس کا اثر اولاد پر جو پڑیگا وہ کبھی اولاد کے حق میں مفید نہیں ہو سکتا۔ نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ اولاد بھی اسلام سے نابلد اور ناواقف رہیگی۔ جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ جاہل ماں اپنی اولاد کے اندر صحیح اسلامی جذبہ۔ صحیح اسلامی روح۔ اور صحیح اسلامی خیالات جاگزین نہیں کر سکتی۔ اُس کے اثرات کے ماتحت اور اُس کی نگرانی کے اندر رہ کر پرورش پانیوالی اولاد کبھی بھی حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں ہو گی۔

بلکہ اُن کا اسلام رسمی اور برائے نام ہوگا۔ چونکہ قومیں افراد سے بنتی ہیں۔ اس لئے اگر ایک قوم کے افراد تعلیم و تربیت میں ناقص ہونگے تو وہ قوم کبھی بھی اعلیٰ درجہ کی قوم نہیں بن سکتی۔ پس قومی طور پر ہم مستورات پر بہت بڑی ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ جب تک ہم اپنے فرائض بجا نہیں لاتیں۔ اُس وقت تک مردوں کی سب کوششیں ہماری قومی ترقی کے لئے ناکام رہینگی ٭

ہم کو چاہیئے کہ ہم خود اپنی ذمہ واریوں کا احساس کریں۔ اور دوسری بہنوں کے اندر احساس پیدا کرائیں۔ آؤ ہم سب مستعدی کے ساتھ کام میں مشغول ہو جائیں۔ اور اپنی تمام کی تمام کوششیں اسلام کی خدمت میں صرف کر دیں۔ اسلام کی ترقی کے ساتھ ہماری قومی ترقی وابستہ ہے۔ اسلام کو چھوڑ کر ہمارے لئے کسی قسم کی ترقی ممکن نہیں ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اسلام کو صحیح معنوں میں اختیار کریں۔ اور اپنی اولادوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق تربیت دیں۔ اسلام ایک سچا اور خدا کا مذہب ہے۔ اس کی تعلیم نہایت ہی معقول اور نہایت خوبصورت اور انسانی فطرت کے مطابق واقع ہوئی ہے۔ کوئی انفرادی یا قومی ترقی کا راز ایسا نہیں جو اسلام نے بیان نہ کر دیا ہو۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم حقیقی اسلام کو سمجھیں اور اُس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے کہ ہم دوبارہ ترقی کر سکتے ہیں۔ اسلام کے ذریعے سے ہی مسلمانوں نے پہلے ترقی کی اور اسلام کے ذریعے ہی سے اب دوبارہ ترقی کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو سوراج کا خیال چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور اپنی ساری کی ساری کوششیں خدمتِ اسلام میں صرف کر دینی چاہئیں۔ حکومت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جس کو چاہتا ہے دیدیتا ہے۔ اگر ہم آج اپنی اصلاح کر لیں اور تعلیم الاسلام پر کاربند ہو جائیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی کے نقشِ قدم پر چلنے لگ جائیں تو ہم آج اُن انعاموں کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جن کو کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے حاصل کیا تھا۔

میری معزز اور محترم بہنو! وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور کام بہت ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم دن رات ایک کر دیں اور نہایت انہماک کے ساتھ حصول تعلیم میں لگ جائیں۔ اور دوسری سب بہنوں کو توجہ دلائیں کہ وہ بھی تعلیم حاصل کریں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی مجالس میں اور اپنی باہم میل و ملاقات کے وقت تعلیم کو اپنا مشغلہ بنائیں۔ اور ہر جگہ انجمنیں قائم کریں اور عام مستورات کو شریک کر کے باقاعدہ طور پر اپنے اپنے حلقہ میں عورتوں کے اندر بیداری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس طریق سے تھوڑے ہی عرصہ میں ہم بہت سی کامیابی حاصل کر سکتی ہیں۔ خدا ہماری مدد کرے۔ آمین ٭

الراقمہ بشریٰ بیگم صدر معلمہ سوبانی پردہ گرلز سکول بمبئی
ممبر لجنۃ اماء اللہ قادیان دارالامان۔

عیب چینی اور تکبر

میری معزز بہنو! عیب چینی اور تکبر وہ چیز ہے کہ جب آدمی اپنے آپکو بڑا سمجھ کر تکبر کرتا ہے اور فخر کرتا ہے۔ تو اس سے گناہ سرزد ہونے شروع ہوتے ہیں۔ پہلا گناہ تو یہی ہے کہ تکبر کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ میں بھی کچھ چیز ہوں۔ اس کے بعد وہ بہت سے گناہوں میں پڑجاتا ہے۔ جن میں سے ایک عیب چینی بھی ہے۔ عیب چینی کا مطلب یہ ہے۔ کہ کسی دوسرے کا نقص نکالنا۔ خواہ وہ دوسرا اچھی حالت میں ہی کیوں نہ ہو۔ مگر عیب نکالنے والے ضرور اس میں سے کوئی نہ کوئی عیب نکال ہی دینگے۔ یہ ایک بہت بُری عادت ہے جو کہ اکثر بہنوں میں پائی جاتی ہے۔ نقص نکالنا آسان بات ہے۔ مگر نقص کی درستی کرنا بہت مشکل ہے۔ ایک دفعہ ایک مصوّر نے بہت اچھی تصویر بنائی۔ اور بازار میں لٹکا دی۔ اور اس کے اوپر لکھدیا کہ جو صاحب اس میں نقص معلوم کریں۔ وہ نقص والی جگہ پر سیاہ نشان لگا دیں۔ شام تک اس تصویر کا نقص نکالنے والوں کی مہربانی سے یہ حال ہوا۔ کہ سیاہ نشانوں سے ساری تصویر بھر گئی۔ مصوّر کا دل بہت شرمندہ ہوگیا۔ اور اس نے اپنے ایک دوست پر ظاہر کیا اس کے دوست نے ایک بہت اچھی رائے دی۔ کہ ویسی ہی تصویر بنا کر بازار میں لٹکا دو۔ اور اس کے اوپر لکھدو۔ کہ جو صاحب نقص معلوم کریں۔ وہ مہربانی کرکے ٹھیک کر دیں چنانچہ ویسا ہی کیا۔ شام کو جب دیکھا۔ تو تصویر بالکل ٹھیک ویسی کی ویسی ہی لٹکی ہوئی تھی۔

پھر عیب چینی کے ساتھ تکبر بھی ہے۔ جس نے سب سے بڑے فرشتے[1] کو جو کہ (سب کو معلوم ہے) ابلیس بنا دیا یعنی جب فرشتوں کو حکم ہوا کہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کرو۔ تو سب فرشتوں نے تو سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے تکبر بھی کیا اور عیب چینی بھی کی۔ کہنے لگا مٹی کے بنے ہوئے آدم کو میں ناری سجدہ کروں؟ حالانکہ ابلیس کو چاہیئے تھا کہ سجدہ کرتا۔ کیونکہ خدا کے حکم کی تعمیل اس پر فرض تھی۔ لیکن جب اس نے عیب چینی اور تکبر سے کام لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کر دیا اور حضرت آدم علیہ السلام کو جن کو اس نے حقیر سمجھا تھا بلند کر دیا۔ ذرا غور کیجئے۔ جب ابلیس نے کہا کہ انا خیر منہ کہ میں آدم علیہ السلام سے بہتر ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس سے وہ بزرگی اور برتری چھین لی جسکے سبب سے اس نے تکبر کیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ عیب چینوں کی ابتدا شیطان سے ہے۔ اور آخر دوزخ ہے۔ بس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اس مہلک مرض سے بچیں۔ یہ گناہ اور یہ جرم کوئی معمولی جرم یا گناہ نہیں بلکہ بہت بڑا جرم اور گناہ ہے جس سے کہ آدمی جہنمی بنجاتا ہے۔ کسی کو حقیر خیال کرنا بھی عیب چینی میں ہی داخل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کشتی نوح میں فرمایا ہے کہ۔

"جو کسی کو حقیر سمجھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔"

پس تکبر اور عیب چینی اور کسی کو حقیر سمجھنے سے بچنا چاہیئے۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں قبولیت حاصل کریں۔ والسلام

صفیہ بیگم بنت شیخ جان محمد صاحب انسپکٹر پولیس انٹمگری چک ۹۵ ۵ آر

[1] ابلیس فرشتہ نہیں تھا قرآن شریف میں صاف آیا ہے و کان من الجن وہ جن تھا (ایڈیٹر)

حسد

حسد کے معنی ہیں دوسروں کے مال و دولت عزّت و حشمت کو دیکھ کر ناخوش ہونا یعنی جلنا اسکا بُرا نام مشہور کرنا بات بات پر تہمت لگانا۔ غرضیکہ ہر طرح سے اس کی بُرائی چاہنا۔ عورتوں میں یہ مادّہ خاصکر پایا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ دوسروں کی چیز مثلاً اچھے لباس و زیور وغیرہ پر حسد کرنے لگتی ہیں کہ ہائے ہمیں وہ چیز حاصل ہو جاتی تو کیا ہی خوب ہوتا ساتھ ہی اس فکر میں رہتی ہیں کہ کسی طرح اسکی یہ سب چیزیں تباہ ہو جائیں۔ لیکن ان کے اس چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ نیستی ہستی خدا کے ہاتھ ہے کس کی مجال ہے کہ کسی کی کوئی چیز فنا کر سکے۔ آخر یہ خیال اس قدر رنج ہو جاتا ہے کہ اور کچھ نہیں کر سکتیں تو غیبت کی طرف مائل ہو جاتی ہیں تو بس پھر کیا ہے اس غریب بے گناہ کی بے عزّتی اور غیبت کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتیں ؎

ہر آئینہ غیبت کند حسود کوتہ دست
کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال

جہاں دو چار عورتیں ملکر بیٹھ جاتی ہیں وہاں یہی گفتگو رہتی ہے اور محض بے فائدہ خود بھی گنہگار ہوتی اور دوسروں کو بھی گنہگار کرتی ہیں غرض محسود کی بے عزّتی میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خود عوام کی نظروں میں حقیر و ذلیل ہو جاتی ہیں۔ چہ خوش۔ سامان تو تھا دوسروں کی بے عزّتی کا۔ لیکن اپنی ہی بے عزّتی ہوئی اچھے لوگ تو انکی اس حرکت سے نہایت ہی نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ ملنا جلنا ترک کر دیتے ہیں اس بات سے انہیں اور بھی سرافروختگی ہوتی ہے اور انکے اضطراب کا کچھ ٹھکانا نہیں رہتا کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنج است
کہ از مشقت آں جز بمرگ نتواں رست

آخر کار اپنے کیئے پر شرمندہ و پشیمان ہونا پڑتا ہے اور بعد میں پچھتانے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا جس سے حسد کرتی ہیں وہ تو مزے سے رہتی ہیں اگر خرابی ہوتی ہے تو انہیں حاسد بد قسمت کی غرضیکہ حاسد کبھی بھی آرام و چین میں نہیں رہتا ہے اور سوائے رنج و تکلیف کے اسکو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ خدا بچائے حسد جیسی بُری بلا سے۔

ہم احمدی بہنوں کا فرض ہے کہ اپنے اخلاق کو ہر طرح درست رکھیں اور ہر بُری عادت سے کنارہ کش رہیں کیونکہ اخلاق بڑی مؤثر چیز ہے اور غیروں پر بہت جلد اثر کرتی ہے۔

اب میں اس مضمون کو ختم کرتی ہوں اور خدائے پاک سے یہ التجا کرتی ہوں کہ وہ اس بُری عادت سے دوست دشمن سب کو محفوظ رکھے آمین ثم آمین

فقط والسلام

عاجزہ حنیفہ بیگم بنت ابو محمد صاحب
از بھاگلپور

معمے

انعامی معمہ کا حل

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

یکم اپریل کے مصباح میں جو تصویری معمہ دیا گیا تھا۔ اسکا حل مندرجہ ذیل خواتین کی طرف سے ۲۰ اپریل تک دفتر میں موصول ہوا ہے:۔

۱- ایس۔ ایس "نسیم" از قادیان

۲- محمودہ بیگم بنت سید غلام حسین صاحب فیروزپور

۳- حمیدہ بیگم ہمشیرہ شیخ احسان علی صاحب قادیان

۴- لطیف بیگم دختر ملک برکت علی صاحب گجرات۔

۵- اہلیہ قاضی محمد احسن صاحب قادیان۔

۶- نور بیگم بنت شیخ محمد لطیف صاحب وڈالہ بانگر

۷- اہلیہ قاضی محمد اکرم صاحب ڈیرہ دون۔

۸- ثبیقہ بیگم بنت محمد رفیق صاحب کلکتہ (ٹکٹ نہیں آیا)

۹- زکیہ اہلیہ مولوی محمد یوسف صاحب مونگھیر

۱۰- فاطمہ اہلیہ منشی یوسف علی صاحب کاتب لاہور

۱۱- سیدہ بیگم بنت سید مہدی حسین صاحب قادیان۔

۱۲- حمیدہ خاتون چکوال (ٹکٹ نہیں آیا)

۱۳- سردار اختر کراچی

۱۴- اختر بیگم دختر ماسٹر عبدالرحمن صاحب نوشہرہ

۱۵- امۃ اللہ بیگم حکیم دین محمد صاحب مرزنگ

۱۶- اہلیہ بابو صاحب الدین صاحب کلرک ریجنٹ فتح گڈھ

۱۷- اصغری بیگم اہلیہ شیخ عبدالمالک صاحب دفتر بکو لاہور

۱۸- برکت بنت مرزا عطاء اللہ صاحب کلرک لاہور۔

۱۹- افضل بیگم اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب جوہی لاڑکانہ۔

۲۰- محمودہ خاتون ہمشیرہ عبداللہ جلد ساز مالیر کوٹلہ

۲۱- صفیہ بیگم ہیڈ معلمہ فیروزپور

۲۲- عنایت بیگم بنت محمد عبداللہ صاحب مذہب گڈھ سیالکوٹ

۲۳- آمنہ بنت ملک مولا بخش صاحب رڑہڑی

۲۴- ایس۔ کے "نسیم" بنت ماسٹر محمد حسن صاحب احسان دہلوی

۲۵- اہلیہ شیخ نور حسین صاحب بی اے بی ٹی وائس پرنسپل ہائی سکول ملتان

۲۶- امۃ الرحمن بنت سید عزیز الرحمن صاحب قادیان

۲۷- امۃ الحی ہمشیرہ مولوی فضل الرحمن صاحب مبلغ افریقہ

۲۸- عائشہ زوجہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کوئٹہ۔

۲۹- فاطمہ بیگم ہمشیرہ ضیاء الدین صاحب پشاور

۳۰- والدہ سعید احمد شاد دھن آباد

۳۱- مبارکہ اہلیہ حافظ عبدالسلام صاحب شملہ

۳۲- بیٹی بائی بنت خان بہادر احمد علاؤالدین صاحب سکندرآباد (دکن)

۳۳- ممتاز جہاں ہمشیرہ ظہور الحسن صاحب امرتسری

۳۴- آمنہ بیگم بھاٹی دروازہ لاہور

۳۵- فردوس بیگم بیوہ ڈاکٹر حشمت علی دہلی (ٹکٹ نہیں آیا)

۳۶- افتخار اختر بنت شیخ محمد حسین صاحب ابی ای ڈیرہ اسمٰعیل خان

۳۷- بشارت زوجہ عبدالکریم صاحب کھاریاں۔ گجرات

۳۸- رقیہ بیگم اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۵۵۵ لائلپور

۳۹- رشیدہ بیگم بنت مرزا خلاء اللہ صاحب مرحوم قادیان

۴۰- اہلیہ بابو محمد سلیم سیکرٹری جہلم

اس معمہ کے حل پر دو روپے کے انعامات

اگرچہ اعلان یہ کیا گیا تھا کہ اس معمہ کے حل پر ایک روپیہ

انعام دیا جائیگا لیکن دو روپے کے تین انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ بالا ناموں میں سے بذریعہ قرعہ

پہلا انعام ایک روپیہ کا } صفیہ بیگم ہیڈ معلّمہ زیرہ گیٹ اردو گرلز سکول شہر فیروزپور کے نام نکلا ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا گیا۔

دوسرا انعام دس آنے کا تھا۔ جو ا۔ک بنت شیخ محمد حسین صاحب گوجرانوالہ کے نام نکلا اور انکی درخواست کے مطابق اہلیہ شیخ نور حسین صاحب بی اے بی ٹی کے نام ۳ ماہ کے لئے مصباح مفت جاری کیا گیا۔

تیسرا انعام چھ آنے کا تھا۔ جسکے معاوضہ میں دو عمدہ کتابیں عائشہ بیگم (ڈاکٹر عبد اللہ صاحب) کوئٹہ کو بھیجدی گئیں۔

باقی معموں کا حل

پانچ معمے تھے:۔

نمبر اوّل کا جواب ۔ "خسر اور بہو"

نمبر دوسرا ۔ "سوراخ"

نمبر تین ۔ "بل"

نمبر چار ۔ "چمگادڑ"

نمبر پانچ ۔ "حیوانات ۔ نباتات ۔ جمادات"

افسوس ہے کہ پانچوں معمے کسی نے حل نہیں کیئے ۵ میں سے چار "ایس ایس نسیم" از قادیان

۵ میں سے تین اصغری بیگم لاہور

۵ میں سے دو جو زیادہ تر معمہ علہ و ملہ ہے اور یہ دونو بہت آسان تھے:۔

۱۔ امۃ العزیز بنت منشی محبوب عالم صاحب لاہور

۲۔ اہلیہ قاضی محمد اکرم صاحب ڈیرہ دون۔

۳۔ لئیقہ بیگم کلکتہ۔ ۴۔ زکیہ منٹگمری ۵۔ فاطمہ لاہور۔

۶۔ حمیدہ چکوال۔ ۷۔ اہلیہ محمد دین صاحب رانچی

۸۔ قانتہ پشاور۔ ۹۔ آمنہ روہڑی۔ ۱۰۔ سیدہ رانچی

۱۱۔ عارفہ اہلیہ جمعدار کرم داد خاں صاحب راولپنڈی

۱۲۔ رقیہ چک ۵۵۵ لائلپور۔ ۱۳۔ آمنہ بھاٹی دروازہ لاہور

۵ میں سے ایک

اختر نوشہرہ ۔ امۃ اللہ منٹگمری ۔ شاد دھن باد ۔ اہلیہ میاں محمد شفیع (دیڑا گھر) بشارت ۔ اقبال قادیان امۃ الرحمن قادیان ۔ ممتاز جہاں امرتسر ۔ ہر حرف چمگادڑ بوجھ لیا۔

انعامی معمہ

۱۔ اس معمہ کا جواب ۳۰ ر مئی تک دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے۔

۲۔ صحیح کرنے والی بہن کو ایک روپیہ نقد یا مصباح چھ ماہ کے لئے مفت دیا جائے گا۔

۳۔ انعام کا فیصلہ بذریعہ قرعہ اندازی ہوگا۔ انعام منتقل بھی ہو سکتا ہے۔

۴۔ جواب کے ہمراہ ۱ ر کا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ مقابلہ

میں شامل نہیں کیا جائیگا۔

۵ - جواب الگ کاغذ پر آنا چاہیئے۔

٨	٧	٦	٥		٤	٣	٢	١
١٥	١٤	١٣		١٢		١١	١٠	٩
٢٢	٢١		٢٠	٥	١٨		١٧	١٦
٢٧		٢٦		٢٥		٢٤		٢٣
	٣٣	٣٢	٣١		٣٠	٢٩	٢٨	
٣٨		٣٧		٣٦		٣٥		٣٤
٤٥	٤٤		٤٣	٤٢	٤١		٤٠	٣٩
٥٢	٥١	٥٠		٤٩		٤٨	٤٧	٤٦
٦٠	٥٩	٥٨	٥٧		٥٦	٥٥	٥٤	٥٣

افقی سطور

۱ تا ۴ - مقتول

۵ تا ۸ - بلندی

۹ تا ۱۱ - کام

۱۳ تا ۱۵ - بمعنی ستائے

۱۶ تا ۱۷ - (مقلوب) چچا

۱۸ تا ۲۰ - مع رسول مقبولؐ

۲۱ تا ۲۲ - عورت

۲۸ تا ۳۰ - بردباری

۳۱ تا ۳۳ - سینہ کے اندر رہنے والی ایک چیز۔

۳۹ تا ۴۰ - (مقلوب) گیلا

۴۱ تا ۴۴ - مخمور

۴۴ تا ۵۴ - تعریف

۵۰ تا ۵۲ - جیب (عربی)

۵۳ تا ۵۶ - بیکار

۵۷ تا ۶۰ - طاقت یا حیثیت

عمودی سطور

۱ تا ۲۳ - مکمل

۲ تا ۱۷ - لیمپ

۳ تا ۱۱ - بھیگا ہوا

۶ تا ۱۳ - ہنر

۷ تا ۲۱ خاکساری

۸ تا ۲۷ - خواہش

۱۲ تا ۲۵ - مبارک

۲۴ تا ۳۵ - جھنڈا

۲۶ تا ۳۷ - سوزش

۳۶ تا ۴۹ - پھر تیلا

۳۴ تا ۵۳ - معاشرت

۴۰ تا ۵۴ - چہرے کی ایک زینت

۴۸ تا ۵۵ - سانس

۵۰ تا ۵۸ - امید

۴۴ تا ۵۹ - خوراک

۳۸ تا ۶۰ - خوشی

راقمہ :- ایس ایس ندیم

نوٹ :- مقلوب سے مراد اس لفظ کا اُلٹ ہے جیسے سر سے رس۔

دیگر حل طلب معمے

۱ - ایک جنگل میں دو درختوں پر کچھ کبوتر بیٹھے ہیں۔ پہلے درخت سے دوسرے درخت والوں کو کہتے ہیں کہ تم میں سے کچھ کبوتر ہم میں آن کر شامل ہو جائیں تو ہم تمہارے برابر ہو جائیں لیکن دوسرے کہتے ہیں کہ اگر تم میں سے کچھ ہم میں شامل ہو جائیں تو ہم تم سے دُگنے ہو جائیں۔ بتاؤ کہ ہر درخت پر کتنے کبوتر ہیں؟ خاکسار امۃ الحی ہمشیرہ حکیم مولوی فضل الرحمن صاحب - مبلغ افریقہ

۲ - نمبر ۱ - "سب سے مہلک مرض کونسا ہے؟"

نمبر ۲ - "سب سے میٹھا پھل کون سا ہے؟"

نمبر ۳ - "موضوع علم کونسی چیز ہوتی ہے؟"

ضرورت

ایک ایسی اُستانی کی ضرورت ہے جو لڑکیوں کو پرائمری تک تعلیم دے سکے۔ اور قرآن مجید باترجمہ پڑھا سکے۔ سلسلہ احمدیہ کے عقائد سے خوب واقف ہو قیام و طعام ہمارے ذمہ ہوگا۔ باقی خط و کتابت اس پتہ پر ہو:- "نسیم معرفت ایڈیٹر صاحب مصباح قادیان"

نسخہ درکار ہے

میرے منہ پر تلوں کی مانند سیاہ داغ پڑ جاتے ہیں جنہیں اکھیڑنے پر انمیں سے خون نکل آتا ہے کوئی مصباحی بہن ازراہ کرم کوئی مجرب دوا بذریعہ مصباح بتا کر مشکور و ممنون فرمائیں؛

(ایک مصباحی بہن)

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر مصباح قادیان سے شائع کیا)